شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲ روپے
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۳۰ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۲۱ شعبان ۱۳۶۷ ھ | ۳۰ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۴۶

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۲۴ جون (بذریعہ ڈاک) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہت دنوں سے ناساز چلی آرہی ہے انتڑیوں میں خرابی ۔ جگر کا بھاری پن ۔ حرارت اور ضعف قلب کے علامات لاحق ہیں ۔ علاج ہو رہا ہے لیکن تا حال عوارض میں کمی نہیں ہوئی ۔ البتہ ضعف بصارت کی جو حالت تھی ۔ موجودہ علاج کے دوران میں اس میں افاقہ ہوا ہے احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ڈاکٹر خان کی سابق کانگرسی وزارت کے رکن قاضی عطاء اللہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا

ہندوستانی ہوائی جہازوں کو حیدر آباد میں اترنے کی ممانعت کر دی گئی

بمبئی ۲۹ جون حکومت ہند کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ریاست حیدر آباد کے علاقے میں سے گزرنے والے تمام ہوائی جہازوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ کسی ریاستی اڈے پر کسی غرض کے ماتحت بھی نہ اتریں ۔ دکن ائیر ویز کمپنی جس کا ہیڈ کوارٹر حیدر آباد میں ہے بدستور اپنے ہوائی جہاز چلاتی رہیگی ۔ ٹیلیفون ٹیلیگراف اور ریلوے سروسز کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ تمام سروسز بدستور جاری ہیں لیکن پہلوں میں پہلے کی نسبت بہت کمی کر دی گئی ہے ۔ مسافر گاڑیاں محافظ فوج کی حفاظت میں ریاستی حدود میں سے گزرتی ہیں حکومت ہند کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ۔ ایم ۔ منشی بمبئی سے واپس حیدر آباد پہنچ گئے ہیں ۔ آپ سرحدات سے متعلق امور کے بارے میں صوبائی حکام سے گفت و شنید کرنے کیلئے وہاں تشریف لیگئے تھے ۔

سرحد میں کانگرسی اور احراری لیڈروں کی گرفتاریاں

پشاور ۲۹ جون ۔ سرحد اسمبلی کے رکن قاضی عطاء اللہ اور سرحد کی صوبائی کانگرسی کمیٹی کے صدر امیر محمد خاں کو قانون انسداد جرائم کی دفعہ ۴۰ کے ماتحت کل رات مردان میں گرفتار کر لیا گیا ۔ ان دونوں پر الزام یہ ہے کہ عرصہ سے یہ دونوں مملکت پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں ۔ یاد رہے قاضی عطاء اللہ ڈاکٹر خانصاحب کی کانگرسی وزارت میں وزیر رہ چکے ہیں ۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی جامع مسجد کے امام مولوی محمد کو بھی دفعہ ۴۰ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے مولوی صاحب مجلس احرار کے سرگرم رکن ہیں ۔ چارسدہ تحصیل کے معروف سرخپوش کارکن فضل ربی کو جنہیں گذشتہ دنوں تخریبی کارروائیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا تھا آج اس ضمانت پر رہا کر دیا گیا کہ وہ آئندہ کسی قسم کی تخریبی کارروائیوں میں حصہ نہ لیں گے انہوں نے سرخپوشوں سے اپنا تعلق توڑ لیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ حکومت پاکستان کے وفادار رہینگے ۔

کراچی ۲۹ جون مرکزی حکومت نے پاکستان اسٹیٹ بنک کے افتتاح کے سلسلے میں یکم جولائی کو عام تعطیل کا اعلان کیا ہے

فیروز پور میں اناج کی قلت

فیروز پور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲۹ جون

فیروز پور کی ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ سیلاب کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں کچھ فصلیں تو سیلاب کی نذر ہو گئی تھیں اور معتدبہ حصہ سکھ جتھوں کی دستبرد کی نذر ہو گیا تھا اب جو کچھ اناج باقی ماندہ فصلوں سے فراہم ہوا ہے اس پر ذخیرہ اندوزوں نے حرص کی پابندیاں عاید کر کے عوام کی زندگی کو اجیرن بنانا شروع کر دیا ہے چنانچہ گندم اور چنے دن بدن مہنگے ہو رہے ہیں ۔ گندم کا نرخ ساڑھے سولہ روپے اور چنے دس روپے من کے حساب سے بک رہے ہیں اور جن اناج کی منڈیوں میں کبھی سات سات آٹھ ہزار من روز آیا کرتا تھا وہاں حکومت کے ملازموں کی کوشش کے باوجود بمشکل چار یا پانچ سو من اناج آتا ہے ۔

ــــ لاہور ۲۹ جون میاں نور اللہ نے بتایا کہ منٹگمری کے اضلاع سے کشمیر اور فلسطین کیلئے لاکھ ہزار روپے چندہ جمع کیا ہے ۔

قائد اعظم کوئٹہ سے واپس کراچی پہنچ گئے

پرجوش خیر مقدم اور شاہانہ جلوس

کراچی ۲۹ جون ۔ آج صبح قائد اعظم محمد علی جناح اور محترمہ فاطمہ جناح کوئٹہ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ گئے ٹھیک دس بجکر پندرہ منٹ پر قائد اعظم کا خاص ہوائی جہاز موری پور کے ہوائی اڈے پہنچا تھا ۔ ہزارہا لوگ اپنے محبوب قائد اعظم کے استقبال کیلئے ہوائی اڈے پر سراپا انتظار بنے کھڑے تھے ہوائی اڈے پر آپکے خیر مقدم کیلئے خاں لیاقت علیخاں وزیر اعظم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اور صوبہ سندھ کے گورنر غلام حسین ہدایت اللہ بھی موجود تھے آپکے علاوہ صوبائی اور مرکزی حکومت کے تمام وزراء بیرونی ممالک کے سفیر اور دیگر افسران بالا بھی تشریف لائے ہوئے تھے قائد اعظم نے جہاز سے اترنے کے بعد وزراء اور دیگر افسران سے مصافحہ کیا اور شاہانہ جلوس کیساتھ گورنر ہاؤس تشریف لے گئے ۔ سڑکوں پر میلوں تک دو طرفہ پبلک کے لوگ قطار در قطار کھڑے تھے ۔ اور خوشی کے نعرے بلند کرتے جاتے تھے ۔

مصر کے وزیر خارجہ نے اپنا استعفےٰ واپس لے لیا

قاہرہ ۲۹ جون مصر کے وزیر خارجہ احمد خشابا پاشا نے وزیر اعظم اور دیگر وزراء کی درخواست پر اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے پچھلے دنوں انہیں سوڈان سے متعلق بعض امور پر وزارت سے اختلاف ہو گیا تھا جس کی بنا پر وہ وزارت خارجہ کے عہدے سے مستعفی ہو گئے تھے !

گندم کے نرخ میں کمی

لاہور ۲۹ جون ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے صوبائی ریزرو کے ذخیروں سے سپلائی ہونیوالی گندم کے نرخ میں یکم جولائی ۱۹۴۸ء سے ۴ آنے فی من کے حساب سے کمی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے راشن بندی اور غیر راشن بندی کے دونوں ہی علاقوں میں گندم کے نرخ میں یہ کمی کیجائیگی ۔ حکومت سرکاری ذخیرہ کی گندم کے نرخ میں مزید کمی کے سوال پر بھی غور کر رہی ہے منڈیوں میں گندم کی کنٹرول شدہ قیمت پر اس کمی کا کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔

جاپان میں زلزلہ کیوجہ سے ہولناک تباہی

ٹوکیو ۲۹ جون جاپان میں زلزلے کے اور کئی شدید جھٹکے محسوس ہوئے ہیں زیادہ تر شمال مغربی ساحل کا علاقہ زلزلے کی زد میں آیا ہوا ہے زلزلے کے نئے جھٹکوں کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کی ابھی کوئی اطلاع نہیں مل سکی کل علاقہ ہونسو میں جو زلزلہ آیا تھا اس سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے پانچ بستیاں بالکل تباہ ہو گئی ہیں ۔ اور دو بستیاں ابھی تک جل رہی ہیں ۔ ان بستیوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والے آدمیوں کی تعداد تین ہزار بتائی جاتی ہے ۔

مغربی پنجاب میں یکم جولائی کو عام تعطیل منائی جائیگی

لاہور ۲۹ جون ۔ حکومت مغربی پنجاب یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو تعطیل عام منائے گی اس دن سٹیٹ بنک آف پاکستان ریزرو بنک آف انڈیا سے مرکزی بنکنگ کی تمام ذمہ داریوں سنبھالے گا اس تقریب کو منانے کیلئے تمام سرکاری عمارتوں پر قومی جھنڈے لہرائے جائینگے ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی نے نیا فی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل جودھامل بلڈنگ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۳۰ جون ۱۹۴۸ء

ریاست حیدر آباد

ریاست حیدر آباد میں کل آبادی ایک کروڑ پینسٹھ لاکھ ہے۔ ان میں سے ۲۵ لاکھ مسلمان اور بہتر لاکھ ہری جن ہیں۔ باقی ساٹھ لاکھ اونچ جاتی ہندو عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں۔ اونچ جاتی ہندوؤں میں سے بھی بہت سے ایسے افراد ہیں۔ جو نظام کی حالت میں ہیں۔ اونچ جاتی ہندوؤں میں زیادہ تر برہمن ہیں۔ یہ ریاست ہندوستان کے جنوب میں واقعہ ہے۔ جہاں براہمنوں اور ہری جنوں میں قطعاً باہم ارتباط نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں برہمن جو اپنے آپ کو برہما کے مونہہ سے نکلا ہوا خیال کرتے ہیں۔ مدت مدید سے ہری جنوں کو اتنا پامال کرتے آئے ہیں۔ کہ اب وہ انسانیت سے نکل کر مکمل حیوانیت میں داخل ہو چکے تھے۔ اگرچہ ریاست حیدر آباد میں مسلمان حکمران ہونے کی وجہ سے ہریجنوں کی حالت اتنی بری نہیں ہے۔ جتنی کہ مدراس بمبئی یا دوسری ریاستوں میں ہے جہاں ہندو حکمران ہیں۔ لیکن پھر بھی صدیوں سے جو قوم پستی کے اتھاہ گڑھے میں گری چلی آتی ہو۔ باوجود سہولتوں کے بھی ابھر نہیں سکتی۔

ریاست حیدر آباد کے ہریجن مسلمان حکمران کے نیک سلوک کی وجہ سے اس بات کو اچھی طرح سمجھنے لگے ہیں۔ کہ براہمنوں کی حکومت ان کو پھر اسی پستی میں گرا دیگی۔ جس میں سے وہ ابھی کچھ کچھ نکل رہے ہیں۔ اس لئے ریاست حیدر آباد جنوبی ہندوستان میں ہریجنوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور وہ مسلمانوں سے بھی کہیں زیادہ خواہشمند ہیں۔ کہ انڈین یونین سے ریاست کا الحاق نہ ہو۔ کیونکہ ڈر ہے کہ وہ ذات پات کے شکنجہ میں پھر جکڑ دیئے جائینگے اگرچہ ہند یونین کہنے کو تو ایک جمہوری اور غیر فرقہ وارانہ حکومت ہے۔ لیکن چونکہ تقریباً تمام بڑے بڑے عہدے اونچ جاتی کے قبضہ میں ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ سیاسی طور پر ہریجنوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے بعض ایسے قوانین بنا دیئے گئے ہیں جن سے ہریجنوں کی اشک شوئی ہو سکے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر حکومت ہند سچے دل سے بھی اپنے جمہوری اصولوں پر چلتی رہے۔ تو پھر بھی صدیوں کی منافرت جو اونچ جاتی کے دل میں مذہبی رنگ میں پیدا ہو چکی ہوئی ہے۔ کہیں صدیوں میں جا کر دلوں سے نکلے گی۔ اونچ جاتی ہندو خواہ دل سے بھی تہیہ کر لیں کہ ذات پات کے امتیاز کو مٹا دیا جائے گا۔ پھر بھی صدیوں کی عادتیں بدلتے بدلتے ہی بدلتی ہیں:

محض رسمی طور پر ہریجنوں کو چند مندروں میں آمد و رفت اور پوجا پاٹ کی اجازت دے دینے سے تو دلوں میں بیٹھی ہوئی منافرت رفع نہیں ہو سکتی۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ ایک اونچ جاتی ہندو حجام نے ایک ہریجن کی حجامت بنانے سے انکار کر دیا۔ اگرچہ قانوناً اس کو سزا مل گئی۔ لیکن کتنے ہری جن ہیں۔ جو اپنے اونچ جاتی ہندوؤں کے خلاف حکومت سے انصاف طلب کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں؟

ہریجن اس بات کا احساس رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت میں ان کے ساتھ قطعاً تمدنی اور معاشرتی انصاف نہیں ہو سکتا۔ جس کے تمام بڑے بڑے کرتا دھرتا اونچ جاتی ہندو ہوں۔ ریاست حیدر آباد کے ہریجن بھی اسکو اچھی طرح جانتے ہیں اور انڈین یونین بھی جانتی ہے۔ کہ ریاست کے ہریجن انڈین یونین سے الحاق کے خلاف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب نظام نے آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کی تجویز پیش کی۔ تو انڈین یونین نے صاف انکار کر دیا۔ ایک جمہوری اصولوں پر فخر و ناز کرنے والی حکومت کے لئے یہ کس قدر نازیبا ہے کہ جمہوریت کے پہلے اصول کو ہی اس طرح ٹھکرا دے۔ محض اس لئے کہ اس طرح اسکو اپنی ناکامی یقینی نظر آتی ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ہند یونین جس طرح ہند میں اونچ جاتی راج کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہے۔ اسی طرح چاہتی ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کی باگ ڈور بھی براہمن اقلیت کے ہاتھ میں آجائے۔ اور مسلمان اور ہریجن ان کے غلام بنکر رہیں۔ ہند یونین بالجبر الحاق پر اسی لئے تلی ہوئی ہے۔ ورنہ وہ استصواب رائے کو قبول کرتی وہ چاہتی ہے۔ کہ پچاس لاکھ برہمنی ہندو اونچ جاتی ایک کروڑ پندرہ لاکھ دوسرے عوام کی مالک بنا دی جائے۔

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اسلامی خدمات

مصری پریس کی نظر میں

مصر کا ایک مشہور اخبار "الفتح" جو جماعت احمدیہ کا شدید مخالف ہے، رقمطراز ہے۔

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ ایشیا اور یورپ امریکہ اور افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔ وہ اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔ اور اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں۔ یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں۔ اور ان کے قلم شکستہ ہو جائیں۔ تب بھی تمام عالم اسلام میں سے اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے۔ جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و افراد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔" (الفتح ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ)

ضلعوار بحالیات

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کی)

اطلاع کے مطابق حکومت کی طرف سے ۳۰ جون کو مشرقی پنجاب سے آنے والے ممبران اسمبلی کی جو ایک کانفرنس مہاجرین کے مسائل پر غور کرنے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کے ایجنڈے میں سب سے پہلا مسئلہ مہاجرین کو ضلعوار بسائے جانے کا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں اپنی حکومت کے اس سب سے پہلے خوشگوار اقدام کا خیر مقدم کرتے ہیں جس کے مطابق لامرکز ہونے والے اپنے نئے بسائے جانے کے متعلق خود اپنی اپنی رائے کا اظہار کر سکیں گے۔

ہمیں آج تک حکومت کے اس عذر سے اتفاق رہا ہے۔ کہ چونکہ مہاجرین کی آمد و رفت بالکل غیر متوقع طور پر اور ان گنت تعداد میں شروع ہو گئی تھی۔ اور نئی نو وارد ہجوم کچھ ایسے حالات اور افراتفری کے دور میں مرتب ہوئی۔ کہ وہ ان نو واردوں کی بحالیات کے متعلق کوئی باقاعدہ اسکیم تیار نہیں کر سکی۔ لیکن ہمیں یہ ماننے میں تامل ہے۔ کہ دس ماہ کے لمبے عرصہ میں بھی حکومت اس کوتاہی کے نتائج دیکھنے کے باوجود ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی ہوگی۔

پنجاب کے بحیثیت مجموعی ایک مخصوص تمدن اور معاشرت کا صوبہ ہونے کے باوجود اس کے ہر ضلع کی زبان بول چال اور آداب و مراسم میں فرق تھا۔ اور ان امتیازی اوصاف سے ہر ضلعے کی بعض نہایت ہی اہم روایات وابستہ تھیں۔ لیکن مشرقی پنجاب کے مصائب نے جہاں انہیں اپنے عزیز وطنوں کو خیرباد کہنے پر مجبور کر دیا۔ وہاں ان پر سب سے بڑی مصیبت یہ نازل ہوئی۔ کہ وہ ضلعوار تحصیلوار اور قصبہ یا دہ وار تو کجا قبیلہ وار بھی نہ بس سکے۔ جس سے ان کے مخصوص تمدن مخصوص آداب و مراسم اور قومی یکجہتی کو سخت صدمہ پہنچا جس کا نتیجہ آئے دن اخباروں میں سر پھٹول دھینگا مشتی اور لڑائی جھگڑوں کی صورت میں آرہا ہے۔

ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر ایک تحصیل یا ضلع کے لوگ کسی خاص تحصیل یا ضلع میں آباد کئے جاتے۔ تو غلط الاٹمنٹوں کی یہ جو نئی نئی صورتیں ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ ہمیں ان سے ہرگز سابقہ نہ پڑتا۔ زراعت پیشہ یا غیر زراعت پیشہ کے امتیاز میں دقت نہ ہوتی۔ کنبے کے افراد کی تعداد کے جھگڑے نہ اٹھتے۔ اراضی کی تقسیم ناجائز نہ ہوتی۔ اور ایک خاندان کے لئے تقسیم ہو کر مختلف شہروں میں جا کر مختلف چیزیں الاٹ کرا لینے کے مواقع بھی بہت ہی کم میسر آسکتے۔ بلکہ ہم تو یہاں تک بھی کہنے کی جرأت کریں گے۔ کہ مقامی مہاجرین کو مہاجرین کا حق مارنے اور غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائدادوں پر گلچھرے اڑانے کا اتنے وسیع پیمانے پر حوصلہ نہ ہو سکتا۔

مکانوں۔ فیکٹریوں اور دوکانوں کی الاٹمنٹ تو اس وقت تک عارضی ہے۔ جو ایک جگہ بجائے دوسری جگہ پر بھی ہو سکتی ہے۔ کوفت صرف زمینداروں کے معاملے میں غلے اور بھوسے وغیرہ کے منتقل کرنے میں ہوگی۔ جیسے اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرنا قرین مصلحت نہ بھی ہو۔ تو اس کی ایک معقول تدبیر یہ ہے۔ کہ ہر گاؤں سے منتقل ہونے والوں کا غلہ اور بھوسہ اسی گاؤں میں بطور امانت جمع کر لیا جائے۔ جو انہیں دوسرے گاؤں جا کر مل جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ پچاس ساٹھ لاکھ آدمیوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونا یا کرنا کوئی آسان کام نہیں کہ آنکھ کی جھپک میں انجام پا جائے۔ لیکن کام اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس قدر اہم اور ملک کے استحکام اور قومی یکجہتی کے پیش نظر اس قدر ضروری

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۳۴

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتْ

ہر احمدی کے امتحان کا یہ موقعہ ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کرسکتا تو وصیّت والی قربانی کردے

یہ تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے قبولیّت کا جامہ پہن چکی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴؍ جون ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں آج خطبہ جمعہ مختصر ہی پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے صبح سے سردرد کا دورہ ہے۔ اور اس آندھی نے اس کی وجہ بھی بتادی ہے۔ میرے جسم میں کوئی ایسی مرض ہے۔ کہ آندھی آنے سے مجھے سردرد شروع ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی سردرد پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر آندھی آجاتی ہے۔ شائد بجلی کی رَو کا کوئی اثر ہو۔

میں نے گزشتہ ہفتہ جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ

ہماری ذمہ واریاں

پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ اور ہماری قربانیاں بھی پہلے سے بہت زیادہ ہونی چاہئیں۔ میں نے جماعت کو بتایا تھا۔ کہ قادیان سے آنے کے بعد جو تحریک میں نے کی تھی۔ کہ جماعت کے لوگ پچیس سے پچاس فیصدی تک اپنی آمدنیاں دیں۔ یہ تحریک آہستہ آہستہ کچھ بڑھی تو سہی مگر اس نے اتنی ترقی نہیں کی۔ کہ یہ

جماعتی تحریک

کہلا سکے۔ اور جب تک کوئی تحریک جماعتی تحریک نہ بنے۔ اس وقت تک جماعت کو اس کے نتیجہ میں برکات حاصل نہیں ہوتیں۔ صرف چند افراد تک وہ برکات محدود رہتی ہیں۔ اس کے بعد میں نے کچھ تبدیلیاں اس پہلی تجویز میں کیں۔ اور میں نے فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ ہمیں اس نئی تحریک کے

دو معیار

مقرر کرنے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت کے احباب ساڑھے سولہ فیصدی اپنی آمد کا چندہ میں دیں۔ اور دوسرا اونچا معیار یہ ہو کہ ۳۳ فیصدی دیں۔ اس کے درمیان جتنی جتنی کسی کو توفیق ہو دے۔ مگر کم سے کم اس تحریک کے علاوہ ہماری جماعت کے ہر بالغ فرد کو خواہ وہ عورت ہو۔ یا مرد اس بات کا پختہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد وصیت کردے۔ کیونکہ وصیت کا سوال روپیہ کے لئے بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ اور اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ قادیان کے چھٹ جانے اور مقبرہ بہشتی کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اب اس

جماعت کا تعلق اخلاص

مقبرہ سے اس قسم کا نہیں ہوسکتا۔ جس قسم کا پہلے تھا۔ ہم نے اپنے مخالف کو جواب دینا ہے۔ اور اسے بتانا ہے۔ کہ ہمارا ایمان ان چیزوں سے وابستہ نہیں۔ ہمارا ایمان خدا تعالےٰ کے وعدوں سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے وعدوں کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ کسی خاص خطّہ سے پورے ہوں۔ یہ چیز ان وعدوں کے پورا ہونے کی

ایک ظاہری علامت

تو ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ ظاہری علامت کچھ عرصہ کے لئے مٹ جائے۔ یا کمزور پڑ جائے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ علامت جس چیز کی قائم مقام ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اور اس پر ہمارا ایمان قائم رہے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود ایک علامت تھا اسلام کے لئے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فوت ہونے کے بعد اور اس علامت کے غائب ہونے کے بعد

اسلام سے ہمارا تعلق

کمزور نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہمارے اندر احمدیت کی ایک علامت تھا۔ مگر آپ کی وفات کے بعد اور اس علامت کے محو ہونے کے بعد احمدیت پر ہمارا ایمان کمزور نہیں ہوا۔ مجھے یاد ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے میری عمر ۱۹ سال کی تھی۔ اس وقت جماعت کے

بعض کمزور لوگ

ایسے بھی تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر شبہ پیدا ہوا کہ بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ اور آپ کی وفات آپ کی صداقت کو مشتبہ کر دیتی ہے۔ ایسے ایک دو آدمی ہی تھے مگر میرے کان میں ان کی باتیں پڑیں۔ گو وہ بڑی احتیاط سے باتیں کرتے تھے۔ اور صرف اس رنگ میں گفتگو کرتے تھے کہ لوگ کہیں گے فلاں فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اب کیا بنے گا۔ اور

دشمن کے اعتراضات

کا کیا جواب دیا جائے گا۔ جب میرے کان میں ان کے یہ الفاظ پڑے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لاش کے پاس گیا۔ اور آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر میں نے خدا تعالےٰ سے یہ وعدہ کیا۔ کہ الٰہی میرا یہ یقین ہے کہ یہ شخص تیری طرف سے ہے۔ اور تو نے ہی اسکو مسلمانوں کی ترقی اور

ان کے احیاء

کے لئے بھیجا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ چند لوگوں کے دلوں میں اس کی صداقت کے متعلق شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ میں اس شخص کی لاش کے سامنے کھڑے ہو کر تیرے حضور یہ عہد کرتا ہوں۔ کہ اگر ایک احمدی بھی باقی نہ رہے اور سارے کے سارے مرتد ہو جائیں۔ تب بھی میں اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کرونگا۔ بیشک ایک انیس سالہ نوجوان کے مونہہ سے یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ اور شائد اکثر اوقات انسان ایسا عہد کچھ دنوں کے بعد بھولنا شروع کر دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے۔ جن میں اس عہد کو بار بار دہرانے اور اس عہد کو بار بار پورا کرنے کے سامان پیدا ہوتے رہے۔ اب جبکہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔ اٹھاون سال میری عمر میں سے گزر چکے ہیں۔ اور انسٹھواں سال جارہا ہے۔ پھر ایسا واقعہ پیش آیا جس نے احمدیت کو بظاہر اس کی

بنیادوں سے ہلا دیا

ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے پھر مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق بخشی۔ اور اب بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ اگر ساری جماعت مرتد ہو جائے تب بھی اس عمر تک پہونچ جانے کے باوجود میں یہ امید اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ پھر نئے سرے سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کو قائم کر دونگا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ہر مومن کے لئے یہی معیار اس کے ایمان کے پرکھنے کے لئے ہونا چاہیئے جب تک ہم میں سے ہر شخص اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ جب تک زید اور بکر کی طرف سے اس کی نظریں ہٹ نہیں جاتیں۔ اور جب تک وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ میرے ذریعہ سے ہی اسلام نے قائم ہونا ہے۔ اس وقت تک وہ حقیقی خدمت احمدیت کی نہیں کر سکتا سو اس مصیبت کے وقت پر ہمارا فرض ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقعہ ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کرسکتا۔ تو

وصیت والی قربانی

کردے۔ اور دشمن کو بتادے۔ کہ قادیان کے نکلنے کو ہم صرف ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہی ہے۔ اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہونگی۔ میری اس تحریک کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک رَو چلنی شروع ہو گئی ہے۔

اور اب میں دیکھتا ہوں کہ روزانہ اچھی خاصی اطلاعات ایسے دوستوں کی طرف سے آجاتی ہیں جنہوں نے اپنی آمد نہیں ساڑھے سولہ سے ۳۳ فیصدی تک وقف کر دی ہیں یا دس فیصدی تک انہوں نے وصیت کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر یہ تحریک جاری رکھی جائے تو جماعت میں جس قسم کا ایمان پایا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے شاید ایک سال کے اندر اندر

ہر احمدی موصی بن جائے

اور اکثر احباب اپنی آمد نہیں ساڑھے سولہ سے ۳۳ فی صدی تک وقف کر دیں۔ بعض دوست جنہوں نے اپنی آمد کا اس سے زیادہ حصہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مثلاً وہ چالیس فی صدی دیتے ہیں یا پچاس فیصدی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے وعدوں پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ سو اگر وہ زیادہ چندہ دینا چاہتے ہیں تو بیشک دیں۔ یہ امر ان کی مرضی پر منحصر ہے۔ مگر قانون کے لحاظ سے ان کو اس امر کی اجازت حاصل ہے۔ کہ جب کبھی ان میں سے کسی کو تکلیف محسوس ہو وہ اپنے چندہ کو پچاس فی صدی سے ۳۳ فی صدی تک گرا دے یا ۳۳ فی صدی تک وعدہ کرنے والا اس

چندہ کی آخری حد

یعنی ساڑھے سولہ فیصدی تک اپنے چندہ کو گرا دے۔ مگر حالات کے مطابق دوستوں کا اپنے چندہ دینے کی نسبت کو بدل دینا بالکل جائز ہے اسی طرح حالات کے بدلنے کی وجہ سے جو بڑھا سکے اسے بڑھا بھی دینا چاہیئے۔ پس اگر کسی کو زیادہ چندہ دینے سے تکلیف پہنچ رہی ہو۔ تو اسے گھبراہٹ کی کوئی ضرورت نہیں وہ دفتر کو صرف اطلاع دے دے۔ کہ پہلے میں ۳۳ فیصدی چندہ دیا کرتا تھا۔ اب ۲۵ فی صدی یا بیس فی صدی یا ساڑھے سولہ فی صدی دونگا۔ اسی طرح اگر آج کسی نے ڈرتے ڈرتے ساڑھے سولہ فی صدی آمد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مگر کل اس کے حالات اچھے ہو جاتے ہیں یا اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے تو ساڑھے سولہ سے ۳۳ فی صدی تک اپنے چندہ کو بڑھا سکتا ہے۔ ان دو حدوں کے درمیان چکر کھانا

ہر شخص کی مرضی

پر رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ اسے مرضی پر رکھا گیا ہے۔ اس لئے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ یہ خیال نہ کریں کہ وہ ۳۳ فی صدی سے ۲۵ فیصدی نہیں کر سکتے یا ۲۵ فی صدی سے بیس فیصدی نہیں کر سکتے یا بیس فی صدی سے ساڑھے سولہ فی صدی نہیں کر سکتے یا ساڑھے سولہ فیصدی سے ۳۳ فیصدی نہیں کر سکتے۔ حالات کے مطابق وہ اپنے وعدوں کو اوپر نیچے کر سکتے ہیں۔ وعدہ خلافی یا کسی قسم کی بدعہدی کا اس میں کوئی سوال نہیں اگر وہ اپنے وعدہ کو حالات کی مجبوری کی وجہ سے ۳۳ فی صدی سے ساڑھے سولہ فیصدی تک گرا دیتے ہیں تو نہ یہ بدعہدی ہوگی اور نہ وعدہ خلافی ہوگی۔ قانون ہی ایسا لچکدار رکھا گیا ہے کہ انسان

ضرورت کے مطابق

اپنے چندہ کو اوپر نیچے کر سکتا ہے۔ ہاں قبل از وقت اطلاع دینا ضروری ہے تا قانون شکنی نہ ہو۔ غرض جماعت کے ایمان کے متعلق جو اظہار میں نے پچھلے خطبہ میں کیا تھا۔ اس ہفتہ نے اس کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔ میں نے کہا تھا جماعت میں ایمان تو ہے۔ مگر ضرورت اس کو ابھارنے کی ہے۔ اور ضرورت نئے نئے رنگ میں ترقی کرنے کی ہے۔ میں پچھلا خطبہ دیکر گھر گیا۔ تو کئی رقعے مجھے اسی وقت پہنچ گئے مردوں کے بھی اور عورتوں کے بھی۔ جن میں یا تو نئی وصیتیں کرنے کی اطلاع تھی یا زائد چندہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ رو متواتر بڑھتی چلی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں۔ کام کرنے والے اگر اچھی طرح کام کریں تو چھ ماہ یا سال کے اندر اندر ساری جماعت اس معیار پر آجائے گی۔ یو اللہ تعالےٰ کے فضل سے

یہ سکیم

کامیاب ہو گئی ہے۔ اور آئندہ اور بھی کامیاب ہو گی۔ اب سوال بظاہر حالات صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ کونسی جماعت اس تحریک میں آگے بڑھتی ہے۔ جب ہم قادیان میں ہوتے تھے تو باوجود اس کے کہ قادیان کی جماعت زیادہ تر غرباء پر مشتمل تھی۔ پھر بھی ہر تحریک پر وہاں کے دوست جلد سے جلد لبیک کہتے۔ اور بڑی سرگرمی اور جوش سے اس میں حصہ لیتے جب بھی کوئی تحریک ہوتی۔ جمعہ کے بعد سے لے کر شام تک قادیان کی جماعت کی طرف سے اتنی لبیک آجاتی کہ حیرت آتی تھی۔ اب بھی میں دیکھتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ ہم لاہور میں ہیں زیادہ تر

قادیان کے مجاہدین

کی طرف سے ہی وعدے آتے ہیں۔ حالانکہ سننے میں قادیان والے اور باہر والے دونوں برابر ہوتے ہیں۔ بہرحال ساری جماعتوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے قبولیت کا جامہ پہن چکی ہے۔ اب جو لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ کچھ دیر اور انتظار کر لیں وہ صرف اپنے ثواب میں کمی کر رہے ہیں ورنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی تقدیر ظاہر ہو چکی ہے۔ اب اس تقدیر سے جلد یا بدیر فائدہ اٹھانے کا سوال ہے۔ پس میں تمام جماعتوں کو (کیونکہ میں نہیں جانتا کس کے لئے آگے بڑھنا مقدر ہے) تنبیہ کر دیتا ہوں کہ اس تحریک کے متعلق ایک رو چل چکی ہے اب ان کے ثواب کی زیادتی یا کمی کا انحصار اس تحریک میں جلد یا بدیر حصہ لینے پر ہے ایک ہی رقم سے وہ جلدی حصہ لیکر زیادہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور اسی رقم سے سستی کر کے وہ کم ثواب لے سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مقابلہ اور ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا وہ جذبہ جو فاستبقوا الخیرات میں بیان کیا گیا ہے۔ اسکے مطابق تمام جماعت اپنے آپ کو صف اول میں شامل کرنے کی کوشش کرے گی

یاددہانی

۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے پورے کریں

تحریک جدید کا سال رواں نصف سے زیادہ گذر گیا ہے۔ صرف پانچ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کی ابھی بہت بڑی رقم قابل ادا ہے۔ چندہ ادا کرنے والے احباب اور جماعتوں کے عہدہ داران کو خاص توجہ سے تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

ایک حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو اپنا چندہ بڑھا کر ۱۶½ سے ۳۳ فی صدی ادا کر رہا ہے پھر ایسے دوست ہیں۔ جو اپنا چندہ بڑھا کر دے رہے ہیں لیکن وہ رقم ادا کرتے ہوئے تحریک جدید کی رقم نہیں لکھواتے حالانکہ ایسے دوستوں کے ذمہ ہے کہ وہ تفصیل دیں کہ ان کی ادا کردہ رقم میں کس قدر چندہ عام یا وصیت ہے۔ اور کس کس قدر جلسہ سالانہ۔ تحریک جدید۔ نئے مرکز اور ریزرو فنڈ یا جہاں چاہیں حضور والی مد میں ہے جب تک چندوں کی تفصیل نہ دیں۔ داخل نہیں ہو سکتا یا غلط داخل ہونے کا اندیشہ ہے پس ۱۶½ سے ۳۳ فی دینے والے احباب نوٹ کر لیں کہ جب تک وہ خود اپنی رقم کی تخصیص کر کے نہ دیں کہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور دوسری مدات کا قدر۔ اس وقت تک تحریک جدید کو ان کی رقم وصول نہ ہو گی عہدہ داران دوستوں سے شرح کے مطابق وصول کرتے ہوئے پوچھ لیا کریں کہ آپ کی اس رقم کی مدوار تفصیل کیا ہے۔

جو احباب گذشتہ کئی ماہ سے چندہ بڑھا کر دے رہے ہیں۔ اور انہوں نے تفصیل نہ دی تھی۔ اور ان کی چندہ تحریک جدید کی رقم وصول نہیں ہے۔ وہ گذشتہ قسطوں کے ادا کرنے کی کوشش کریں اور ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے پورے کرنے کی جدوجہد کریں۔ اور جن کی ایک دو قسطیں ۲۹ رمضان کے بعد ادا ہونے والی ہوں۔ وہ اگر پیشگی ادا کر دیں۔ اور آئندہ حساب میں مجرا لے لیں۔ تو ان کا بھی وعدہ ۲۹ رمضان تک پورا ہو سکے گا

دوسرے وہ احباب جنہوں نے ابھی تک چندہ کی شرح نہیں بڑھائی اور نہ ہی انہوں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کیا ہے۔ انہیں بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک پورا ہو جائے۔

اس غرض کے لئے کہ احباب دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدے ۲۹ رمضان المبارک تک پورے کرنے کی جلد جلد کریں۔ ایک چٹھی کے ذریعہ ان کا وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر دی گئی ہے۔

پاکستان۔ ہندوستان۔ غیر ممالک کی جماعتوں اور ان کے افراد کو ایک یاددہانی کر دی گئی ہے۔ تمام شہری اور زمیندار جماعتوں کو ابھی سے اس جدوجہد میں مصروف عمل ہونا چاہیئے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ احباب اپنے وعدوں کا کچھ حصہ ماہ جولائی میں ادا کر لیں اور باقی حصہ ماہ اگست کے پہلے مہینہ میں اس طرح وہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے پورے کر لیں گے۔ اور انکے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کیلئے پیش کر دیے جائینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

غیر ممالک کی جماعتیں بھی خصوصیت سے مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ یورپین ممالک فلسطین عراق۔ عرب۔ جاوا۔ سماٹرا اور ماریشس وغیرہ کی جماعتوں اور ان کے افراد بھی پوری توجہ فرمادیں تا ان کے وعدے ۲۹ رمضان المبارک تک پورے سو فیصدی ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

نوٹ:۔ زمیندار جماعتوں سے بھی بہت کم وعدے وصول ہوئے ہیں۔ اب ان کی فصل نکل چکی ہے۔ وہ بھی خاص توجہ دیں۔

خاکسار:۔ وکیل المال تحریک جدید

احمدیہ شفاخانہ قادیان کی مختصر رپورٹ

ہمارا نور ہسپتال ٹوٹ چکا ہے اور اس وقت غیر مسلموں کے قبضہ میں ہے البتہ قادیان کی احمدی آبادی کے لئے حلقہ مسجد مبارک میں ہم نے ایک مختصر سا شفاخانہ کھول رکھا ہے جس کے انچارج آجکل مکرمی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب واقف زندگی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے اور ان کے کام میں برکت عطا کرے۔ احمدیہ شفاخانہ کے موجودہ کام کے متعلق ڈاکٹر صاحب موصوف نے مجھے ایک مختصر سی رپورٹ لکھ کر بھیجی ہے جو دوستوں کی اطلاع اور دُعا کی تحریک کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ (خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۹ جون ۱۹۴۸ء)

ہمارا قادیان کا شفاخانہ مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دوکان سے جگہ تنگ ہونے کے باعث دفتر دعوت و تبلیغ و دفتر الفضل قادیان کے نچلے حصوں میں منتقل کر لیا گیا ہے ہمارا شفاخانہ صبح سات سے گیارہ تک کھلا رہتا ہے پچھلے پہر نہیں کھولا جاتا مریض خدا کے فضل سے کافی آتے ہیں اور سے دیہات کے لوگ بھی کافی آجاتے ہیں۔ بعض مریض تو بہت دور دور سے آتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے اچھی شہرت ہے۔ خاص خاص مریضوں سے پانچ سات روپیہ یومیہ آمد بھی ہو جاتی ہے اور یہ اس لئے شروع کی ہے کہ ہمارا ادویات کا خرچ پورا ہوتا رہے۔ قادیان کے مقامی ہندو سکھ بھی آتے ہیں۔ لیکن بہت تھوڑے۔ ابھی ان میں جھجک ہے۔ باہر کے مستقل باشندے کافی آتے ہیں۔ غیر مسلم پناہ گزینوں کی تعداد عام طور پر زیادہ ہوتی ہے۔ شہر کے اہلکاروں اور باشندوں پر شفاخانہ کا اچھا اثر ہے اہلکار بھی یہاں سے کچھ نہ کچھ فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔

ادویات فی الحال گذارہ کے مطابق ہیں عام استعمال کی اُدویات کافی ہیں۔ اس کے علاوہ جو ضرورت پڑتی ہے مقامی طور پر خرید لی جاتی ہیں۔ کچھ ادویات پچھلے مہینہ امرتسر سے منگوائی تھیں۔ بے حد مہنگی ملی تھیں۔ اوزار تو ہمارے پاس بالکل نہیں تھے بغیر صحیح ہتھیاروں کے چھوٹے چھوٹے اپریشن کر رہا ہوں۔ تین چار چاقو ٹوٹے ہوئے تھے۔ ان کو سان پر خوب گھسا کر صاف کر کے نائی سے تیز کروائے ہیں اور کام دے رہے ہیں۔ کچھ اوزاروں کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے اب چونکہ پاکستان سے اوزار یہاں آسکتے ہیں اس لئے ایک چھوٹی سی لسٹ اوزاروں کی ارسال کر رہا ہوں۔ براہ مہربانی بذریعہ پارسل یا کسی اور اتفاق سے ارسال فرمائیں۔

مجھے زیادہ دقت سٹاف کی ہے ایک ہی ڈسپنسر ہے لیکن وہ بھی اَن ٹرینڈ ہے ذہین اور محنتی ہونے کی وجہ سے کافی کام پہلے سے بہت زیادہ سیکھ گیا ہے لیکن پھر بھی ہر نئی بات پر مجھے خود اٹھ کر بتانا پڑتا ہے اس طرح وقت حرج ہو جاتا ہے۔

دو درویشوں کو ٹریننگ دے رہا ہوں۔ امید ہے انشاء اللہ بہت تھوڑے دنوں میں کام کے قابل ہو جائیں گے لیکن پھر بھی تسلی بخش کام جاننے کے لئے کافی وقت چاہیئے۔

شفاخانہ کا بورڈ بنا لیا گیا ہے فی الحال نام "احمدیہ شفاخانہ" رکھا گیا ہے شروع سے کاغذات میں چونکہ یہی نام مروج ہو چکا ہے اسلئے یہی نام بورڈ پر لکھ لیا گیا ہے آہستہ آہستہ شفاخانہ کی عام ضرورت کی چیزیں کچھ ادھر ادھر سے کچھ بازار سے خرید کر پوری کر رہا ہوں۔ اور اب کمروں کی شکل ہسپتال کی سی نظر آنے لگی ہے۔

اِنڈور بھی میرے مدنظر ہے لیکن ابھی ہم بھی ڈرتے ہیں اور لوگوں میں بھی جھجک ہے اور سٹاف بھی اس کام کے لئے ناکافی ہے اس لئے ابھی جرأت نہیں کر رہا۔

مریضوں میں عورتیں اور بچے عام ہسپتالوں کی طرح ہوتے ہیں۔ عورتوں کے علاج کے لئے دقت ظاہر ہے اسلئے جب کبھی اللہ تعالے حالات بہتر بنائے۔ اور اپنے فضل سے موقعہ عطا فرمائے تو ایک نرس دائی یا ٹرینڈ دائی کو یہاں بھجوانے کے مسئلہ کو زیر غور رکھیں۔

ریفرنس کے لئے نہ میرے پاس کوئی ڈاکٹری کتاب ہے نہ یہاں سے کہیں سے مل سکتی ہے اور بعض موقعہ کوئی بات دیکھنے کیلئے مایوسی ہوتی ہے نئی کتب کی آجکل بہت قیمت ہے اسلئے شفاخانہ کے فنڈ سے فی الحال میں یہ کتب خریدنا پسند نہیں کرتا۔ اگر ممکن ہو سکے اور آسانی سے کسی دوست سے مندرجہ ذیل تین کتابیں عاریتاً مل سکیں تو ارسال فرماویں۔ یہ کتب جب کبھی میں واپس آؤں گا انشاء اللہ ہمراہ لیتا آؤنگا کتابیں جہانتک ممکن ہو سکے قریب کے ایڈیشن کی ہوں۔

بالآخر مؤدبانہ و عاجزانہ درخواست ہے کہ عاجز کے لئے دعا فرماویں اللہ تبارک و تعالی عاجز کو محنت و عقل و دیانت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میرے کام میں بہت بہت برکت عطا فرمائے فقط والسلام

(دستخط) ڈاکٹر بشیر احمد از قادیان ۱۸ جون ۱۹۴۸ء

مشرقی پنجاب کے احمدی مہاجرین کیلئے ضروری اعلان

حکومت مغربی پنجاب نے اپنے گزٹ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء میں اعلان کیا ہے کہ ایسے تمام پناہ گزین جو مشرقی پنجاب میں اپنی جائدادیں چھوڑ کر آئے ہوں۔ ان کو ایک خاص الاؤنس دیا جائیگا جس کے حصول کیلئے حسب ذیل شرائط ہوں گی:۔

(۱) ہر وہ مہاجر جس کی مشرقی پنجاب کی جائداد ۱۸۰۰/- روپیہ ماہوار سے کم آمد پیدا نہ کرتی ہو۔

(۲) ہر ایسا مہاجر جس کو مغربی پنجاب میں سوائے رہائشی مکان کے زمین۔ دوکان۔ یا کوئی اور کاروبار الاٹ نہ ہوا ہو۔

(۳) ہر ایسا مہاجر جس کو ابھی تک کوئی ملازمت میسر نہ آئی ہو۔

(۴) جس کے اور کوئی ذرائع آمد مغربی پنجاب میں نہ ہوں۔ یہ الاؤنس زیادہ سے زیادہ اس کی مشرقی پنجاب کی جائداد کی آمد کا $\frac{1}{4}$ ہوگا۔

وہ احمدی دوست جن کی جائدادیں مشرقی پنجاب میں ہوں۔ اور ان شرائط کو پورا کرنیوالے ہوں اس الاؤنس کے لئے درخواست کر سکتے ہیں لیکن جن احباب کی جائداد علاوہ دوسری جگہ کے قادیان میں بھی ہو۔ وہ قادیان کی جائداد کے متعلق یہ واضح کر دیں کہ یہ الاؤنس عارضی گذارہ کے لئے طلب کیا جا رہا ہے کیونکہ قادیان کی جائداد سے ہم دستبردار نہیں ہونا چاہتے اور نہ ہی اس کا تبادلہ چاہتے ہیں۔ ایسی درخواستیں کسٹوڈین آف اویکوئیز پراپرٹی (Custodian of Evacnes Property) کے نام بھجوائی جائیں

(نظارت امور عامہ)

پاکستان کے احمدی طلبہ بیرونی ممالک کے احمدی طلبہ سے خط و کتابت

(کے ذریعے تعلقات پیدا کریں)

جماعت احمدیہ کے طلبہ میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کیلئے اور دوسرے ممالک کے حالات سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کیلئے پاکستان اور بیرونی ممالک کے طلبہ کے درمیان خط و کتابت کا تعلق پیدا کرنا ضروری چیز ہے۔ اگر مختلف ممالک کے طلبہ کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ قائم ہو جائے۔ تو ان کا رشتہ اخوت بھی مضبوط ہو جائے گا اور وہ دوسرے ممالک سے واقف ہو جائینگے۔ اور بیرونی ممالک کی بہت سی جغرافیائی تمدنی سیاسی اور دوسری معلومات ان کو حاصل ہو جائینگی جو ایک طالب علم کیلئے ضروری اور مفید ہیں۔

اگر ہمارے مبلغین جو دنیا کے بہت سے ممالک میں کام کر رہے ہیں اس طرف توجہ دیں اور پاکستان اور دوسرے ممالک کے طلبہ کے درمیان خط و کتابت کے ذریعہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریں۔ تو بآسانی یہ کام ہو سکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ کم از کم جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلبہ بخوشی اس بات کیلئے تیار ہونگے۔ (سید محمود احمد ناصر)

انتقال

محترم حافظ سید عبد الوحید صاحب آف منصوری ۲۳ جون ۱۹۴۸ء بروز بدھ کو بہاولپور میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

چونکہ وہاں پر کوئی جنازہ پڑھنے والا نہیں تھا اسلئے ان کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت کی جاوے۔

مرحوم محترم نے ذات البعیت لدھیانہ کی یادگار قائم کرنے میں بہت کوشش و محنت کی ہمیں مکرم سید فضل الرحمن صاحب فیضی اور دیگر اہل خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ (رشید احمد ارشد)

درخواست دعا

لاہور ۲۵ جون آج مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے چودھری محمود احمد صاحب قائد کے مکان پر صوفی خدا بخش صاحب عبک قائمقام قائد کو بسلسلہ ملازمت لاہور سے باہر جانے کے موقع پر دعوت دی گئی۔

صوفی صاحب موصوف خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک پرانے اور مخلص کارکن ہیں۔ آپ ہمیشہ اپنے فرائض کو اخلاص اور تندہی سے سرانجام دیتے رہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کو خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے (نامہ نگار)

ضروری اعلان برائے بیرونی لجنات:۔ چونکہ مردوں کی تعلیم القرآن کلاس چنیوٹ میں کھل رہی ہے لیکن اس سال جو عورتیں تعلیم القرآن کلاس کیلئے آئینگی اُن کا انتظام لاہور رتن باغ میں ہوگا۔ لہذا تمام رمضان میں شامل ہونے والی ممبرات لاہور ہی تشریف لائیں۔ اس کے علاوہ "اسوہ حسنہ" کا امتحان مرکز کی طرف سے تمام ممبرات کے لئے مقرر کیا گیا ہے لہذا سب کو مطلع کیا جاتا ہے تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔ (سیکرٹری)

لوکل فنڈ و گرانٹ برائے انتظام جماعتہائے مقامی

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۳۵۰ کے الفاظ یہ ہیں:-

قاعدہ ۳۵۰ - اگر کوئی مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کے لئے علیحدہ طور پر اتنا چندہ جمع نہ کر سکے جو اس کی واجبی ضروریات کے لئے مکتفی ہو تو مقامی جماعت کی طرف سے تحریک ہونے پر اسے مرکزی محاصل میں سے ایک مقررہ شرح کے مطابق گرانٹ دینے کے متعلق غور ہو سکے گا۔ ایسی تحریک ناظر بیت المال کی معرفت سے صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر صدر انجمن کی رائے کے ساتھ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بغرض فیصلہ پیش ہوگی۔ عام حالات میں اردو بولنے اور سمجھنے والی جگہوں میں یہ گرانٹ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کے دسویں حصہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ مگر غیر زبان والی جگہوں میں حسب حالات زیادہ گرانٹ دی جا سکے گی۔

۳۵۰ الف ۱- ہر مقامی احمدیہ انجمن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مرکزی چندہ جس کی شرح ایک آنہ فی روپیہ ہے اس کے علاوہ ہے۔

۲- مقامی چندہ کا مصرف مقامی مسجد کی معمولی ضروریات۔ مرکزی چندہ کی فراہمی۔ مہمان نوازی۔ مقامی تبلیغ کا خرچ۔ دفتری سائر اخراجات ڈاک، سٹیشنری و دیگر اس قسم کی مقامی ضروریات پر ہوگا اور خاص حالات میں انفرادی امداد مثلاً امداد مساکین و بیوگان و تجہیز و تکفین وغیرہ بھی ہو سکے گا۔

۳- اگر مقامی جماعت بڑی ہو۔ اور خاص حالات کے ماتحت اس کا مقامی خرچ زیادہ ہو یا کوئی خاص وجوہ پیش آجائیں تو ایسی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان ایسی جماعت کے لئے خواہ وہ اکیلی ہو یا بہت سی جماعتوں پر مشتمل ہو کچھ گرانٹ مرکزی چندہ سے منظور ہونے کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ کو ہر وقت پورا اختیار ہوگا کہ وہ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کی وصولی مقامی اخراجات اور مرکزی گنجائش کو مد نظر رکھتے ہوئے گرانٹ جاری رکھے یا بند کر دے یا کم و بیش کر دے

۴- اس لحاظ سے کہ انجمنوں کے مقامی اخراجات کے لئے گرانٹ دینے سے مرکزی فنڈ کو ضعف نہ پہنچے نیز اس لئے کہ افراد میں مادہ شناسی اور جذبہ ایثار اور کام کرنے کی حقیقی خواہش کا پتہ لگ سکے ضروری ہے کہ گرانٹ کے فیصلے سے قبل ناظر بیت المال تصدیق کریں کہ اس مقامی جماعت کے تمام افراد کی صحیح صحیح آمد کے حساب سے جو چندہ اس جماعت کے ذمہ واجب الادا بنتا ہے اس کا کم از کم اسی فی صدی وصول ہو کر خزانہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اسی فی صدی شرط ہے تمام چندوں کے علاوہ گرانٹ دینے میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائے گا کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جس قدر کسی مقامی جماعت کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اس میں سے اس کی طرف سے اسی فی صدی وصول ہو گیا ہے یا نہیں۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہے کہ خاص حالات میں اس نسبت کو کسی خاص انجمن کے لئے یا حالات کی عام تبدیلی کے نتیجہ میں انجمنوں کے لئے کم یا زیادہ کر دے

۵- صدر انجمن جس مقامی انجمن کے لئے گرانٹ منظور کرے اس انجمن کے لئے ضروری ہے کہ:-

(ا) وہ اپنے مقامی اخراجات کا بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے لئے مجلس مشاورت سے دو ماہ پہلے قادیان بھیجے تاکہ صدر انجمن احمدیہ غور کے بعد اس کا قابل منظور حصہ سالانہ بجٹ کے ساتھ شائع کر سکے۔

(ب) عام حالات میں مرکزی فنڈ سے جس قدر آمد مقامی بجٹ میں دکھائی گئی ہو اس سے کم از کم دگنی مقامی چندہ کی آمد چاہیئے۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقامی طور پر واجبی کوشش کر رہی ہے۔

(ج) بجٹ اخراجات میں صرف ایسے مصارف رکھے گئے ہوں۔ جو مقامی ہیں مثلاً کسی مقامی لاوارث یا نادار شخص کے مرنے پر تجہیز و تکفین کا خرچ۔ کسی غریب کی بیماری میں مدد۔ مقامی تبلیغ۔ مقامی تعلیم و تربیت۔ مہمان نوازی۔ امام الصلوٰۃ کی امداد۔ تحصیل چندہ کا خرچ وغیرہ

نوٹ:- حتی الوسع مقامی جماعتوں میں تمام کام آنریری ہوں گے۔ اور ضرورت پر صرف چپراسی یا دفتری پیڈ دکھایا جا سکتا ہے

۶- جس انجمن کو گرانٹ ملے اس کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے تمام مرکزی چندے باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرائے ایسے چندوں کی میزان اور وصولی اور نسبت کے متعلق ناظر بیت المال کی طرف سے سالانہ رپورٹ مجلس میں پیش ہوگی جس پر صدر انجمن احمدیہ ایک سالانہ رقم اس انجمن کے لئے منظور کرے گی۔ اس رقم کا بارھواں حصہ خزانہ سے ہر ماہ برآمد ہو کر مقامی اخراجات کے لئے مقامی جماعت کو بھیجا جائے گا۔

۷- ایسی گرانٹ صیغہ بیت المال کی مد امداد برائے مقامی اخراجات سے برآمد ہوا کرے گی۔

نوٹ:- جائز ہوگا کہ ترسیل زر کی سہولت اور کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ناظر بیت المال اور مقامی انجمن کی باہمی رضامندی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جائے جس سے روپیہ کا صحیح خرچ تو باقاعدہ ہو جائے مگر وقت اور ترسیل زر کے اخراجات میں کفایت پیدا کر لی جائے۔

اس سال حالات کے غیر معمولی طور پر بدل جانے کے سبب صدر انجمن احمدیہ نے بجٹ سال ۲۸-۱۳۲۷ ہش میں بالمقطعہ کچھ رقم منظور کروالی ہے۔ اب چونکہ اس رقم کی تقسیم کا معاملہ زیر غور ہے۔ اس لئے جن جماعتوں کو گرانٹ کی ضرورت محسوس ہو بپابندی قواعد مندرجہ بالا ۳۰ جون ۴۸ء تک اپنی درخواست نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ ان درخواستوں کے آنے پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔

(نظارت بیت المال)

فہرست عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۵۰ء تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا گیا ہے

(ناظر اعلیٰ)

نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران	نام جماعت	عہدہ	عہدیداران
رحیم یار خاں	پریذیڈنٹ	بابو عبد القادر خانصاحب		سیکرٹری امور عامہ	احمد دین صاحب
	سیکرٹری مال	بابو عبد الرحیم صاحب	اوکاڑہ	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام قادر صاحب
بہوڑو چک ۱۸	پریذیڈنٹ	حکیم نادر صاحب		وائس "	" محمد مالک صاحب
چک ۱۲۴ گ ب	سیکرٹری مال	عطا محمد صاحب		سیکرٹری مال	ماسٹر عالم علی صاحب
چک ۶ جی بی	پریذیڈنٹ	مولوی محمد لقمان صاحب		" تبلیغ	مولوی نور الدین صاحب
	سیکرٹری تبلیغ	چوہدری غلام احمد صاحب		" تعلیم و تربیت	چوہدری ظفر علی صاحب
	سیکرٹری مال	مولوی محمد لقمان صاحب		" امور عامہ	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
چک ۹ R.B	پریذیڈنٹ	مولوی بدر الدین صاحب		آڈیٹر	بابو محمد امین صاحب
	سیکرٹری تبلیغ	مستری علم دین صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	پریذیڈنٹ	سید اقبال حسین شاہ صاحب
	سیکرٹری مال	"		سیکرٹری مال	پیر محمد یوسف صاحب
محمود آباد اسٹیٹ	صدر	سید عابد حسین صاحب		" تبلیغ	شیخ حسین بخش صاحب
(سندھ)	نائب صدر	چوہدری علی اکبر صاحب		" تعلیم و تربیت	سید علی احمد صاحب
	سیکرٹری مال	شیخ غلام محمد صاحب	چک ۲۹۶ جھنگ برانچ	پریذیڈنٹ	چوہدری حسن علی صاحب
	" تبلیغ	منشی روزی خاں صاحب		سیکرٹری مال	چوہدری محمد طفیل صاحب
	تعلیم و تربیت	ماسٹر فضل کریم صاحب		محاسب	"
	" امور عامہ	چوہدری بدر دین صاحب		امین	چوہدری بشیر احمد صاحب
محمد آباد سٹیٹ	صدر	میاں بخش صاحب گرگیز		سیکرٹری امور عامہ	"
(سندھ)	جنرل سیکرٹری	ڈاکٹر احتشام الحق صاحب		" تبلیغ	
	سیکرٹری مال	منشی احسان اللہ صاحب		" تعلیم و تربیت	چوہدری حسن علی صاحب
	" تبلیغ	سیٹھ عزیز احمد صاحب	چک ۲۹۷ جھنگ برانچ	پریذیڈنٹ	چوہدری نور احمد صاحب
	" تعلیم و تربیت	ماسٹر مولا بخش صاحب		سیکرٹری مال	" رحمت اللہ صاحب

اپنا روپیہ امانت جائداد تحریک جدید میں رکھوائیں

۱- اگر آپ کے پاس اپنی ضروریات سے فالتو روپیہ ہے۔ تو بجائے اسے ادھر ادھر بنکوں یا کسی اور جگہ رکھنے کے اسے تحریک جدید میں بطور امانت رکھوائیں ۲- تحریک جدید میں امانت رکھنے کا سلسلہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص حکم سے جاری ہے۔ اور اس طرح اس امانت میں روپیہ رکھنا آپ کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہے

۳- روپیہ واپس لینے میں قطعاً کوئی پابندی نہیں۔ آپ جب چاہیں روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔

۴- آپ کا روپیہ ہر طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ ہوگا۔ گذشتہ فسادات میں جن دوستوں کا روپیہ امانت فنڈ میں جمع تھا وہ بغیر کسی دقت اور نقصان کے انہیں مل رہا ہے۔ بنک میں حساب رکھنے والے دوست جانتے ہیں کہ مشرقی پنجاب سے اکاؤنٹ تبدیل کرنے میں کس قدر مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ ۵- دین کی خاطر مالی قربانیوں کے مطالبات پر لبیک کہنے کے لئے پس انداز کرنا دنیا نہیں دین ہے۔ اس لئے آج ہی تحریک جدید کی امانت میں اپنا حساب کھلوائیں اور ہر ماہ باقاعدگی سے اس میں رقم داخل فرماتے رہا کریں۔ ۶- حساب کھلوانے کے لئے سادہ کاغذ پر تحریر فرمائیں۔ اور ساتھ اپنے دستخطوں کا نمونہ ارسال کریں۔ امانت کی رقوم صدر انجمن احمدیہ کے نام اس ہدایت سے ارسال کی جائیں۔ کہ یہ رقم امانت جائداد تحریک جدید میں جمع ہو

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

نہایت ضروری اعلان

جو شخص ساڑھے سولہ فی صدی بھی نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں۔ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وہ وصیت کر دے اور کوشش کرے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تحریک ستمبر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی کہ:-

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ - کم خرچ کرو - زیادہ سے زیادہ چندہ دو اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے - اس سے جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے" اور پھر فرمایا "غور کرنے پر میں نے اس میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں - جن کا میں آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں - وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ۵۰ فی صدی اور بجائے ۵۰ فی صدی کے ۳۳ فی صدی رکھی جائے"۔

اس تحریک کا نام تحریک ستمبر پسند فرمایا ہے

حضور کی اس مبارک تحریک میں جن مخلصین کو شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے - ان کے اسماء قسط وار شائع کی جا رہی ہے۔

نام	شرح
بقیہ احباب سیالکوٹ شہر	
میاں مظفر احمد صاحب	۲۵ فیصدی
ڈاکٹر منظور حسین صاحب	۵۰ "
خواجہ محمد عیسیٰ صاحب	۲۵ "
محمود آباد (سندھ)	
...مبارک شاہ صاحب	۵۰ فیصدی
چک 62/4R منٹگمری	
چوہدری محمد حیات صاحب	۱۶ ½ فیصدی
ساہیوال منٹگمری	
شیخ نیاز احمد صاحب	۲۵ فیصدی
ملک حشمت اللہ صاحب	"
ملک عصمت اللہ صاحب	"
حکیم دین محمد صاحب	"
چوہدری غلام محمد صاحب	"
بشیر احمد صاحب	"
اوکاڑہ	
شیخ محمد شریف صاحب	۲۵ فیصدی
محمد ابراہیم صاحب	۱۰ "
...عالم علی صاحب ٹیچر ہائی سکول اوکاڑہ	"
...دری مسعود احمد صاحب باجوہ	۱۰ "
بکھو بھٹی سیالکوٹ	
...دری نور احمد صاحب	۵۰ فیصدی
...دری حسام الدین صاحب	"

نمبر	نام	شرح
۷۴۰	چوہدری غلام نبی صاحب	۲۵ فیصدی
۷۴۱	" محمد شفیع "	"
۷۴۲	" اللہ دین "	"
	لاہور	
۷۴۳	محمد احمد صاحب بٹ	۱۶ ½
۷۴۴	کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"
۷۴۵	میاں عبد الرشید صاحب	"
۷۴۶	فضل دین صاحب سپرنٹنڈنٹ	۲۰ فیصدی
	ناصر آباد	
۷۴۷	میاں عبد الرحیم صاحب	۳۳ فیصدی
۷۴۸	چوہدری فضل دین صاحب	۲۰ فیصدی
۷۴۹	منشی فضل دین صاحب	"
۷۵۰	چوہدری عبد المومن خان صاحب	۳۳ فیصدی
۷۵۱	ملک عبد الرحمن صاحب	۵۰ فیصدی
۷۵۲	ماسٹر خورشید احمد صاحب	"
۷۵۳	منشی محمد صادق صاحب	"
۷۵۴	بابو خواجہ محمد صاحب	"
۷۵۵	بشیر احمد صاحب واقف زندگی	"
۷۵۶	مولوی فضل الٰہی صاحب	"
۷۵۷	کرم الٰہی صاحب	"
۷۵۸	نواب دین صاحب	"
	(باقی آئندہ)	
	ناظر بیت المال	

اعلان نکاح

...جون ۱۹۴۶ء کو حضرت مفتی محمد صادق ... عزیزم بشیر احمد خان صاحب ابن فضل محمد ... دہلوی کا نکاح امۃ السلام بیگم بنت ولی محمد صاحب ... ضلع ڈیرہ غازی خان ... پڑھا ... درخواست ہے کہ اس نکاح کے جانبین ... ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

... خان عارف نائب وکیل التجارت)

... جماعت احمدیہ کھنڈو سندھ" تحریر ... (... انچارج دفتر بیعت)

پتہ مطلوب ہے

شیخ نور الدین صاحب نومسلم کا جو مادھوپور کا کام کرتے تھے پتہ مطلوب ہے۔ اگر وہ خود یہ سطور پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں:- چوہدری محمد شفیع صاحب اسے۔ ای پی - ایس - ای - ایس ڈی - او (پی - ڈبلیو - ڈی) ریاست بہاولپور

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۶ء زیر عنوان "ہماری تبلیغی جدوجہد" "جناب سید احمد علی صاحب مبلغ کراچی" غلطی سے لکھا گیا ہے۔

اعلان معافی

لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کاٹھی دھیوٹا ناگیوند حال کراچی کو نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کی بنا پر اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی - ان کی بار بار معافی کی درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے - احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اطلاع

مندرجہ ذیل طلبہ جنہوں نے اپنے نام قادیان جانے کے لئے پیش کئے ہیں - ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ وہ یکم جون کی شام تک لاہور جودھامل بلڈنگ پہنچ جائیں۔

(۱) سید منیر احمد صاحب (۲) محمد صالح نور صاحب (۳) حمید الحمید صاحب (۴) نظام الدین صاحب (۵) سید عزیز احمد صاحب (۶) محمد حسین صاحب (۷) نصیر احمد صاحب ناصر (۸) عبد المنان صاحب - دفاکسار ڈائریکٹر الحق)

حفاظت مرکز

بیت المال کا کام حفاظت مرکز کے چندہ کی وصولی کے متعلق یہ ہے کہ جماعت دار اور انفرادی طور سے آپ کی خدمت میں یاد دہانی کرا دے کہ اپنا وعدہ جلد پورا فرما دیں - ورنہ بیت المال اپنا کام کر رہا ہے تقریباً تمام حضرات جن کی طرف سے چندہ حفاظت مرکز مکمل طور پر مرکز میں نہیں پہنچا کو بذریعہ خطوط یاد دہانی کرا دی گئی ہے اب یہ آپ کا کام ہے کہ اپنا وعدہ جلد از جلد ادا فرمائیں:- (نظارت بیت المال)

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

روشن و سمردا ایسران بھاد - مسماۃ فاطمہ بیوہ فرزند مسماۃ حیات بیگم بیوہ علی اقوام جٹ ککنگ سکنہ ککنگ چینن - تحصیل گجرات

بنام

ملک راج - روشن لال - موہنی لال - کستوری لال پسران دیوان چند اقوام کھتری سکنہ منگووال غربی - تحصیل گجرات

دعویٰ فک الرہن ۸ کنال اراضی موضع ککنگ چینن - تحصیل و ضلع گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں چونکہ مسئول علیہم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلے گئے ہوئے ہیں - اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے - کہ اگر انہیں فک الرہن میں کوئی عذر ہو - تو اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا مورخہ ۲۸/۸ کو ہو کر پیش کریں - بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

گاندھی جی کے تین کروڑ یادگاری ٹکٹ

دہلی ۲۹ جون انڈین یونین تین کروڑ گاندھی جی کے یادگاری ٹکٹ چھاپ کر جاری کرنے والی ہے۔ ان ٹکٹوں کو ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء ہندوستان کی آزادی کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر جاری کیا جائیگا۔ ٹکٹ تین قسم کے ہیں۔ ڈیڑھ آنے ساڑھے تین آنے اور بارہ آنے جن پر گاندھی جی کی تصویر ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک دس روپے والا ٹکٹ ہوگا۔ اس پر گاندھی جی کی تصویر کئی رنگوں میں ہوگی۔

ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ گہرے بھورے رنگ کا۔ ساڑھے تین کا ٹکٹ آسمانی رنگ کا۔ اور بارہ آنہ کا ٹکٹ گہرے سبز رنگ کا ہوگا۔ ڈیڑھ آنے والے پچاس لاکھ ٹکٹ ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ یہ ٹکٹ سویٹزرلینڈ میں خاص فوٹوگرافی کی مشینوں سے چھپے ہیں۔

کیا امریکہ فلسطین کو تقسیم کرا کر رہے گا

امریکہ سے یہودیوں کی توقعات

لنڈن ۲۸ جون:۔ اگرچہ شاہ عبداللہ اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے بالکل واضح الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ جب تک فلسطین میں یہودی ریاست قائم رہے گی۔ اس وقت تک فلسطین میں امن بحال نہیں ہو سکتا۔ لیکن بہت سے باثر عرب لیڈروں کو یقین ہے کہ فلسطین میں سمجھوتہ کی آخری صورت تقسیم ہی ہے تعجب نہیں شاہ عبداللہ اور عزام پاشا کا شمار بھی انہی لیڈروں میں کیا جاتا ہے

معتبر اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ عبداللہ کی شاہ فاروق اور شاہ ابن سعود سے ملاقات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فلسطین کے عرب علاقے کو شرق اردن میں شامل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح شرق اردن کا علاقہ جنوبی صحرا سے لے کر غزا اور جافہ کے قریب ساحل سمندر تک پھیل جائیگا شاہ عبداللہ شاہ ابن سعود کو عقبہ کی بندرگاہ دینے پر رضامند ہو جائیں گے۔ اس بندرگاہ پر وہابی بادشاہ نے کافی عرصے سے اپنے حق کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اس رعایت کی بناء پر شاہ عبداللہ کو شاہ ابن سعود کی حمایت حاصل ہو جائے گی۔

فلسطین کے عرب علاقے کو شرق اردن میں مدغم کرنے کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ یہودی ریاست قائم رہے گی یا نہ ۷ لاکھ یہودی آبادی پر حکمرانی کرنیکے لئے ایک وسیع اور طاقتور سلطنت کی ضرورت ہے۔ عرب حلقوں میں یہ یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ فلسطین میں ایک کمزور عرب ریاست کا قیام صص ۲ [illegible]

ہندوستان کا خزانہ خالی ہو رہا ہے۔ صنعتی و تجارتی ترقی بند ہے

"بمبئی کرانیکل" کے دہلوی نامہ نگار کی رپورٹ

بمبئی ۲۷ جون اخبار "بمبئی کرانیکل" کے خاص نامہ نگار نے دہلی سے ایک رپورٹ بھیجی ہے۔ جس سے بمبئی کے مالی واقتصادی اور سیاسی حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ عام طور پر یہاں یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ حکومت پاکستان کی مالی حالت اور اقتصادی ساکھ بہت اچھی ہے مگر "بمبئی کرانیکل" کے نامہ نگار نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت حال بالکل مختلف ہے۔ ہندوستان کی سکیورٹیوں کی قیمت گر رہی ہے۔ نئی لیمیٹڈ کمپنیاں بالکل نہیں جاری ہو رہیں۔ اس کے برعکس پاکستان میں دھڑا دھڑ نئی کمپنیاں قائم ہو رہی ہیں۔

"بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بحیثیت مجموعی نومبر ۱۹۴۷ء سے آج تک ۷ ماہ کی اس قلیل مدت میں حکومت ہندوستان کو ریزرو بنک میں سے ۲۵ کروڑ روپیہ نکلوانا پڑا اور تب آمد و خرچ کا حساب برابر ہوا۔ گویا سات ماہ میں آمدنی سے ۲۵ کروڑ زیادہ خرچ ہوا۔ اس کے برعکس نومبر ۱۹۴۷ء کے اواخر میں ریزرو بنک میں پاکستان کے حساب میں صرف ۴ کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ تھا۔ مگر آج انسٹھ ۵۹ کروڑ روپیہ ہے۔ یعنی پاکستان نے نہ صرف آمد و خرچ کا توازن قائم رکھا ہے بلکہ اپنے حساب میں ۵۹ کروڑ روپے جمع کر لئے ہیں۔

بزم تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام اہم جلسہ

لاہور ۲۸ جون گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی لاہور کی بڑی گراؤنڈ میں "بزم تعلیم و تربیت" کے زیر اہتمام دوسرا پررونق جلسہ زیر صدارت جناب میاں نوراللہ صاحب وزیر خزانہ۔ بروز بدھ ۳۰ جون ۱۹۴۸ء آٹھ بجے شام منعقد ہوگا

تیسری جنگ عظیم کا خطرہ

برطانوی اخبارات کی قیاس آرائیاں

لنڈن ۲۸ جون آج برطانوی اخبارات نے اپنے مقالات افتتاحیہ میں برلن کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے تیسری عالمگیر جنگ کے خدشات ظاہر کئے ہیں۔ سب اخبارات نے برطانوی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ برلن کے معاملہ میں نہایت سخت رویہ اختیار کریں۔ "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے کہ برلن کی صورت حال کا لازمی نتیجہ جنگ ہوگا۔ مغربی طاقتوں کے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی آبرومندانہ رویہ نہ ہوگا۔ کہ وہ برلن میں سخت رویہ اختیار کریں۔

صص ۲ دانشمندی سے بعید ہوگا۔ کیونکہ اس عرب ریاست کی سرحدیں یہودی ریاست کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

گلگت کے آزاد گورنر

سرینگر ۲۸ جون آزاد کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے ہنزا کے راجہ جمال خاں گلگت کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔ میجر براؤن جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے چیلاس کے مقام پر اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ تھے اب نظر بند ہیں۔ بریگیڈیئر گنسارا سنگھ جو مہاراجہ کشمیر کی طرف سے گلگت کے گورنر تھے۔ راجہ جمال خاں کی قید میں ہیں۔

کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لنڈن ۲۸ جون۔ وزیراعظم برطانیہ مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ برطانوی کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس اکتوبر میں منعقد ہوگی۔

اودے پور میں فرقہ وارانہ فساد

اودے پور ۲۸ جون۔ کل اودے پور میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس میں دو اشخاص چھروں سے ہلاک اور ایک مجروح کر دیا گیا۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور مسلح پولیس گشت لگا رہی ہے۔ شہر کے بعض حصوں میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے۔

لبنان کا جنگی قرضہ

بیروت ۲۸ جون۔ لبنان کے [illegible] نے ایک حکمنامے پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی رو سے فوجی ضروریات کے لئے ۵۰۰۰۰۰۰ لیرا کا مزید قرضہ منظور کر دیا گیا ہے۔

لنڈن میں مزدوروں کی ہڑتال

لنڈن ۲۸ جون:۔ حکومت نے ملکہ [illegible] سے سفارش کی ہے کہ وہ گودیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتال کے پیش نظر ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیں۔

ریاست امب کے وفد کی وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات

کراچی ۲۸ جون۔ ریاست امب مسلم لیگ کے ایک وفد نے اتوار کو پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفراللہ خاں سے ملاقات کی اور ریاست امب میں سیاسی صورت حالات سے انہیں مطلع کیا۔ یہ ملاقات پینتالیس منٹ جاری رہی۔

ملتان کی طرف سے کشمیر فنڈ کیلئے ایک لاکھ روپے

ملتان ۲۸ جون۔ کل ملتان کے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے چوہدری غلام عباس نے پاکستانی مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ کشمیر میں مجاہدین کی شکست پاکستان کو نقشہ عالم سے مٹا کر رکھ دیگی

اہل ملتان کی طرف سے چوہدری صاحب کو کشمیر کے لئے ایک لاکھ دس ہزار روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔

سنوسی نے سرانیکا کی آزادی کا اعلان کر دیا!

لنڈن ۲۶ جون قاہرہ کے سرکاری حلقوں کو اس خبر کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ کہ سید ادریس سنوسی نے سرانیکا کی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ برطانوی امور خارجہ کے دفتر کے ایک ترجمان نے گو اس رپورٹ کی تردید نہیں کی۔ اس نے اس کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا۔

مسٹر کھوڑو کے مقدمہ میں ججوں کا رولنگ

کراچی ۲۸ جون سابق وزیراعظم سندھ مسٹر کھوڑو کے خلاف مقدمہ کی سماعت میں آج فاضل ججوں جسٹس عبدالرشید اور جسٹس [illegible] نے رولنگ دیا کہ بحث کے دوران میں [illegible] مسٹر کھوڑو کے خلاف عائد کردہ الزامات کو [illegible] اور وکیل صفائی کی طرف سے [illegible] متعلق بیانات وغیرہ۔ غیر متعلقہ ہوں گے۔

آزاد کشمیر کی افواج بھی عنقریب بھاری اسلحہ کا استعمال شروع کر دینگی

تراڑکھل ۲۸ جون۔ ڈان کے مغربی پنجاب کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کی فوجیں بھی اب بہت جلد بھاری اور جدید قسم کے اسلحہ جات میدان میں لانے والی ہیں۔ کیونکہ آزاد کشمیر حکومت کو اس کے بہت سے سمندر پار ہمدردوں نے بھاری اسلحہ جات فراہم کر دیئے ہیں۔

آزاد کشمیر کی افواج کو جس سبب سے بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ ذرائع نقل و حمل کی کمی تھی۔ لیکن آزاد حکومت کے ہمدردوں نے بہت سی لاریاں پیش کر کے اس دشواری کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ لاریاں کشمیر کے مختلف محاذوں پر پہنچ گئی ہیں۔ اور سپلائی کی دشواریوں کو کم کر رہی ہیں۔